گیارھویں شریف

علماء واولیاء کی نظر میں

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنۡ لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ

امابعد! اگیارہویں شریف ایسانیک عمل ہے کہ صدیوں سے مسلمانوں میں جاری ہے لیکن تحریکِ وہابیت کے بعد گونا گوں (مختلف قسم کے) اعتراضات کی زَد میں ہے۔ فقیر نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ گیارہویں شیریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے۔ اسی لئے اصولی طور پر اس پر کوئی اعتراض نہیں، وہاں جاہلوں کا منہ کون بند کرے۔ فقیر کے اس رسالہ سے ایسے جاہلوں کو دندان شکن (معنی دانت توڑ / مضبوط) جواب دیا جاسکتاہے۔ عرصہ سے اسکا مضمون تیار تھا مولیٰ عزوجل بطفیلِ حبیب اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وبصدقہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ فقیر اور ناشر کی مَسَاعِیْ (کوششوں) قبول فرما کر ہم سب کیلئے توشۂ راہِ آخرت اور مُسۡتَفِیۡدِیۡنۡ کیلئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ۔ ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ أَجۡمَعِیۡنَ

امابعد! تحریکِ وہابیت سے بہت سے مسائل کھڑے ہوگئے ان میں سے ایک مسئلہ گیارہویں شریف بھی ہے۔ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہ حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی محبوبِ سُبحانی رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کے نجدی، وہابی، دیوبندی مُنکر نہیں۔ صرف نام اور طریقہ بدلا ہے اور شرعی قانون ہے کہ طریقہ اور نام بدلنے سے شریعت اور کام نہیں بگڑتا۔ جب کہ ایصالِ ثواب کے نام کو "گیارہویں" کہا جاتاہے تو کوئی حرج نہیں فقیر اس رسالہ میں علماءِ کرام واولیاءِ عظام کی عبارات دکھاتاہے جو تحریکِ وہابیت سے پہلے اور بعد کو اسکے جواز کے نہ صرف قائل (ماننے والے) بلکہ عامل (عمل پیرا) تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اسے ناجائز کہنے والے وہابی، دیوبندی ہیں اور انکی اسلاف صالحین کے سامنے کوئی وُقعَت (حیثیت) نہیں اسی لئے اہلِ اسلام اپنے مُوَقَّف پہ مضبوط رہیں۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ إِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ أَجۡمَعِیۡنَ

۸ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ

مقدمہ

چونکہ دلائل گیارہویں فقیر نے ایک علیحدہ رسالہ میں لکھے ہیں یہاں صرف علماء کرام کی تَصۡرِیۡحَات (واضح عبارات) و دیگر عجیب و غریب اَبحاث لکھے۔

فضیلتِ علم و علماء: علماء کا علم، اسلام کا ایک بہترین جوہر ہے اور اس جوہرِ علمی سے ہی اسلام کی بہار ہے جب دنیا سے علم و علماء اُٹھ گئے قیامت ہو جائیگی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عالم کی فضیلت عابد پر وہی ہے جیسی میری فضیلت امت پر۔(1) اور حضور پاک ﷺ نے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا۔(2) یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماء کرام کی ہدایت پر اسلام کی نشوونُما ہوتی رہتی ہے۔

مسئلہ گیارہویں کا حل بھی علماء کرام و اولیاءِ عِظَام سے کرانا چاہئیے فقیر چند مُعۡتَبر مُسۡتَنَد علماءِ کرام و اولیاءِ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تَصۡرِیۡحَات (واضح عبارات) پیش کرتاہے۔ تاکہ منکر کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور گیارہویں شریف کے عامل (پیروکار) کو تسکین و تسلی نصیب ہو۔

---

(1) سنن الترمذي, أبواب العلم, باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة, رقم الحديث 2685, 50/5, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر, الطبعة الثانية. 1395 هـ 1975 م.

(2) سنن الترمذي, أبواب العلم, باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة, رقم الحديث 2682, 48/5, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر, الطبعة الثانية. 1395 هـ 1975 م.

عباراتِ اکابر علماء واولیاء رحمهم اللہ تعالیٰ

ذیل میں فقیر اُن علماءِ کرام و اولیاءِ عِظَامْ رحمہم اللہ تعالیٰ کی تَصْرِیحَات (واضح عبارات) عرض کر رہا ہے جنکے سامنے وہابی، دیوبندی فُضَلَاء خود کو انکا طفلِ مُکْتَبْ (شاگرد) کہلانے میں شرماتے ہیں یہ علماءِ کرام واولیاء عظام ہیں جن پر اسلام کو ناز ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ: حضرت شیخ عبدالحق محقق بر حق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

وقد اشتهر في ديارنا هذا اليوم الحادي عشر وهو المتعارف عند مشايخنا من أهل الهند من أولاده۔[3]

(ماثبت بالسنة عربی، صفحه ۲۸)

یعنی بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد ومشائخ میں متعارف ہے۔

تعارف شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ: اشرف علی تھانوی آپکو حضوری ولی اللہ مانتا ہے۔[4] (الافاضات الیومیہ) ان کے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ " شیخ کی مَسَاعِیُ جمیلہ (اچھی کوششوں) سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اِشاعت ہوئی۔ حدیث اور ترویجِ سنّت میں شیخ موصوف کو جو شرف وفضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سَہِیْمْ وشریک نہیں۔"

نواب بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ

"حق ایں است که شیخ عبد الحق رحمة الله علیه در ترجمه عربی بفارسی یکے از فراد ایں امت است مثل او دریں کاروبار خصوصا دریں روزگار احد ے معلوم نیست والله یختص بر حمته من یشاء"[5]

"بندۂ عاجز در دہلی بر تربت شریف او رسیده نمی تو اند گفتن که کدام روح و ریحان برکا تش مشاهد نمود"[6]

(تقصار، صفحه ۱۱۲، عجالہ نافعه، صفحه ۲۵)

نواب بھوپالی اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ "تو الیف ایشان دربلا دِ ہند قبول و شہرت تمام وارد وبمه نا فع و مفید افتاده۔"[7]

"کاتب حروف بزیارت مرقد شریف مکرر فیضیاب شده و کششے عجیب و ابستگی غریب دراں مقام یافته۔"[8]

(اتحاف النبلا، صفحه ۳۰۴، عجالہ نافعه، صفحه ۳۵)

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیت ہیں جنکے علم وعمل کے فریقین نہ صرف معترف بلکہ مداح ہیں۔)

---

(3) ما ثبت من السنة في أيام السنة، شهر ربيع الآخر، رقم الصفحة 197، دار الكتب العلمية بيروت، 1439ھ 2018م.

(4) ملفوظات حکیم الامت، 123/2، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان، 1425ھ.

(5) "حق بات یہ ہے کہ شیخ محدث علیہ الرحمۃ عربی سے فارسی میں ترجمہ کرنے میں اس امت مرحومہ کے دریکتا اور یگانہ روزگار تھے۔ اس زمانہ میں آپکی نظیر ومثال علم میں نہیں ہے۔" (ن اُویسی)
تقصار جيود الاحذار من تذكار جنود الابرار از نواب صديق حسن خان بهوپالی، شيخ عبد الحق، ص 113، مطبع الشاهجهاني، بهوپال

(6) "بندہ عاجز (نواب حسن بھوپالی) دہلی میں آپ کی مقدس قبر (مزار) پر سر جھکائے کھڑا تھا، مگر بیان نہیں کر سکتا کہ وہاں کس روحانی خوشبو اور رحمت کا مشاہدہ کیا۔" (ن اُویسی)
تقصار جيود الاحذار من تذكار جنود الابرار از نواب صديق حسن خان بهوپالی، شيخ عبد الحق، ص 112، مطبع الشاهجهاني، بهوپال

(7) "ان کی تصانیف ہندوستان کے شہروں میں مکمل طور پر مقبول اور مشہور ہوئیں اور سب کے لیے نفع بخش اور مفید ثابت ہوئیں۔" (ن اُویسی)

(8) "راقم الحروف (نواب حسن بھوپالی) بارہا اس مقدس مزار کی زیارت سے فیضیاب ہوا اور اس مقام پر ایک عجیب کشش اور غیر معمولی وابستگی پائی۔" (ن اُویسی)
اتحاف النبلاء المتقين بأخيار مآثر الفقهاء المحدثين از نواب صديق حسن خان بهوپالی، شيخ عبد الحق، ص 304، مطبع نظامی، کانپور

شیخ عبدالوہاب مکی علیہ الرحمۃ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ اور مُرشد شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی علیہ الرحمۃ کا طریقہ ماثبت بالسنہ، صفحہ ۶۸ میں بیان فرماتے ہیں:

"قلت فبهذه الرواية يكون عرسه تاسع الربيع الآخر وهذا هو الذی أدركنا عليه سيدنا الشيخ الإمام العارف الكامل الشيخ عبد الوهاب القادري المتقي المكي فإنه قدس سره كان يحافظ في يومِ عرسه رضي الله عنه هذا التاريخ إما اعتمادا على هذه الرواية أو ما رأى من شيخه الكبير على المتقى أو من غيره من المشايخ رحمهم الله تعالىٰ"۔[9]

یعنی ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوثِ اعظم) کا عُرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہیئے۔ہم نے اپنے پیر و مُرشد سیدنا امام عارف کامل شیخ عبدالواہاب قادری متقی مکی قدس سرہٗ کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرہٗ العزیز آپ (غوثِ اعظم) کے عُرس کے دن کیلئے یہی تاریخ یاد رکھتے تھے لیکن اس روایت پر اِعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیر و مُرشد شیخ کبیر علی متقی قدس سرہٗ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو۔

فائدہ: یہ نہ صرف ایک ولی اللہ کے متعلق بلکہ مشائخِ کاملین سے گیارہویں ثابت ہے۔

شیخ امان اللّٰہ پانی پتی علیہ الرحمۃ: شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے حالات میں شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی االله عنه کرد۔[10] (اخبار الاخیار شریف، صفحہ ۲۴۲، مطبوعہ دیوبند)

یعنی ماہِ ربیع الآخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوثُ الثقلَین رضی اللہ عنہ کا عُرس مبارک کیا کرتے تھے۔

فائدہ: یہ شیخ امان اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل پونے چھ سو سال پہلے پانی پت ہند میں مشہور بزرگ گزرے ہیں اس وقت سے گیارہویں شریف کے عامل (منانے والے) تھے جبکہ وہابیت نجدیت کا نام و نشان تک نہ تھا۔اس سے ثابت ہوا کہ گیارہویں شریف تو بدعت نہ ہوئی یہ بعد والے پیدا ہو کر شور مچا رہے ہیں تو درحقیقت یہی خود بدعتی ہیں۔

مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ: ملفوظات مرزا مظہر جان جاں علیہ الرحمۃ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف "کلماتِ طیبات" میں ہے کہ "درمنامے دیدم که درصحرائے وسیع چبوتره ایست کلاں و اولیاء بسیار درآنجا حلقه مراقبه دارند و دروسط حلقه حضرت خواجه نقشبند دو زانو و حضرت جنید قدس االله اسرارهما محیتے نشسته اند و آثار استغنا از ما سوا و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفه ظاهرست ہمه کس از انجا برخاستند گفتم کجا میروند کسی گفت با ستقبال امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی االله تعالیٰ عنه پس حضرت امیر تشریف فرماشد ند۔شخصے۔گلیم پوش سر و پا برہنه ژولیده مو ہمراه حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش در دست خود بکمال تواضع و تعظیم گرفته اند گفتم ایں کیست کسے گفت خیر التابعین اویس قرنی ست انجا حجره مصفا درکمال نورانیت ظاهر شد ہمه عزیزان درآں حجره درآمدند گفتم کجا رفتند کسے گفت امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریب عرس تشریف بروند"[11]

---

(9) ماثبت من السنة في أيام السنة, شهر ربيع الآخر, رقم الصفحة 197, دار الكتب العلمية بيروت, 1439ھ 2018م.

(10) اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ نمبر 486، کتبخانہ ملی ایران۔

(11) کلمات طیبات، باب اول در مکاتیب، فصل دوم در مکاتیب حضرت مرزا شہید، ملفوظات، صفحہ نمبر 77, 78, مطبع مجتبائی دہلی۔

(کلماتِ طیبات فارسی، صفحہ ۷۷، مطبوعہ دہلی)

یعنی میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء کرام حَلْقَہ بنا کر مُرَاقَبَہ[12] میں ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغنا ما سواء اللہ[13] اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نُما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو اُن میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ آپکے ساتھ ایک گلیم پوش[14] ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال (بکھرے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا یہ خَیْرُ التَّابِعِیْن حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک حُجْرَہْ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہوں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے۔

تعارف مظہر جانِ جاناں: مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے متعلق مولوی ابو یحیٰی امام خاں نوشہری (جو کہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) نے اپنی کتاب "ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات" میں اُن کو "اہلحدیث" لکھا ہے۔[15]

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: غیر مقلدین نے صرف اپنے نمبر بڑھانے کیلئے اپنا ہمنوا لکھ دیا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا جانِ جاناں سلسلۂ نقشبندیہ کے سرتاج ہیں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیرِ مظہری انہی کے نام سے موسوم ہے اور مرزا جانِ جاناں پایہ کے ولی اللہ ہیں انہوں نے گیارہویں شریف کی عظمت کس شان سے بتائی کہ اس میں سیّدنا علی المرتضیٰ اور سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہم کی شُمُوْلِیَتْ کا ذکر کیا اور گیارہویں شریف کی محفل پر نور کی بارش کا مشاہدہ کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انکو اپنا پیشوا مان کر پھر بھی محفل گیارہویں شریف کے خلاف بکواسات کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے ملفوظات اپنی تصنیفِ لطیف "کلماتِ طیبات" میں جمع فرمائے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ غیر مقلدین اہلحدیث "اہلحدیث" شمار کرتے ہیں۔[16] ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آدمی سمجھتے ہو تو پھر اُن کے عقائد اور نظریات کو شرک وبدعت کہتے ہو۔

"نہ خوفِ خدا نہ شرم نبی" اُویسی۔ غفرلہٗ کہتا ہے "یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں"۔

ابو الکلام آزاد کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے۔

---

(12) مراقبہ کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے اندرونی وجود پر غور کرے اور اللہ کی عظمت، قربت، اور محبت کو محسوس کرے۔ یہ ایک قسم کا روحانی دھیان ہے جس میں بندہ اپنے خیالات کو قابو میں لا کر اللہ کے ذکر یا تفکر میں محو ہو جاتا ہے۔ (س رضا)

(13) "استغنا ما سوا اللہ" کا مطلب ہے کہ انسان اپنے دل کو اللہ کے سوا ہر شے کی محبت، حاجت، اور تعلق سے آزاد کر لے۔ یہ دنیاوی چیزوں، خواہشات، اور تعلقات سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ کی رضا اور قربت کے لیے جینا ہے۔ (س رضا)

(14) "گلیم پوش" سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو سادگی اور فقر یہ زندگی اختیار کرتا ہے، یا اپنی ظاہری حالت میں عاجزی اور درویشی کو اپناتا ہے۔ (س رضا)

(15) ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات، صفحہ نمبر 13، مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال، جمادی الاولی 1391ھ۔

(16) ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات، صفحہ نمبر 13، مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال، جمادی الاولی 1391ھ۔

وہابی بے حیاء جھوٹے ہیں یارو   تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو[17] (تذکرہ ابوالکلام)

تعارف شاہ ولی اللّٰہ محدث دھلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ: آپ تو ہمارے پیشوا ہیں ہی۔ آپ تیرھویں صدی کے مجدّد ہیں اسکا دیوبندیوں کو بھی اقرار ہے اور غیر مقلدین وہابی بھی آپکو اپنا پیشوا قرار دیتے ہیں۔ اور "ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات، صفحہ ۱۶" پر ان کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "شاہ عبد العزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محفل قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ (بھلائی) کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے"۔[18]

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف مثلاً فتاویٰ عزیزی، تحفۃ اثناء عشریہ، تفسیرِ عزیزی کو بھی ابو یحییٰ امام خاں نوشہری نے "اہلحدیث کی علمی خدمات" قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔[19]

آپ ملفوظاتِ عزیزی میں گیارہویں شریف کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ

"روضہ حضرت غوثِ اعظم راکہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابرِ انِ شہرجمع گشتہ بعد نمازِ عصر کلام اللہ و قصائد مدحیہ و آنچہ حضرت غوثِ دروقت غلبہ حالات فرمودہ اند و شوق انگیزے مزا میرتا مغرب میخوانند بعد ازاں صاحب سجادہ درمیان وگرد اگرداُومریدان نشستہ و صاحبِ حلقہ استادہ ذکرِ جہر میگویند دریں اثناء بعضے راوجد سوزش ہم میشود از چیزے ازقبیل سابق خوانده آنچہ تیارمی باشد ازمثل طعام و شیرینی نیازکردہ تقسیم کردہ نمازعشاء خوانده رخصت میشوند"۔[20]

یعنی حضرت شیخ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ و شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوثِ اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکرِ جہر (اونچی آواز سے ذکر) کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر وِجدَانی کیفیت طَارِیْ ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔

نوٹ: الحمد للہ تاحال یہی طریقہ بغداد شریف میں آستانہ عالیہ پر مُرَوَّج (رائج) ہے۔ گیارہ ربیع الثانی کو جا کر خود مشاہدہ کریں۔ الحمد للہ ہم نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

مزید فتوے

سوال: درمقدمہ مہندی ہا کہ شب زیادہم ربیع الثانی روشن میکنند و منسوب بجناب حضرت سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیزے نمایند و نذرو نیازے آرند و فاتحہ میخوانند۔

(17) آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی۔ صفحہ نمبر 373 مطبوعہ حالی پبلیشنگ ہاؤس دہلی

(18) ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ صفحہ نمبر 16, مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔ جمادی الاولی 1391 ھ۔

(19) ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ صفحہ نمبر 34, 52, مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔ جمادی الاولی 1391 ھ۔

(20) ملفوظاتِ عزیزی فارسی۔ ص 22۔ مطبوعہ میرٹھ

جواب: روشن کردن مہندی حضرت سیّد عبد القادر اینہم بدعتِ سیئه است زیرا که ہمچو مفسده و قباحت در تعزیه ساختن است ہمیں قسم در مہندی متصور است و فاتحه خو اندن و ثوابِ آں باروا ح طیبه رسانیدن فی نفسهٖ جائز و درست است۔[21]

اب سوال اور جواب کا اُردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ سوال حاجی محمد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

سوال: اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں۔ اور اُس کو منسوب ساتھ جناب عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کرتے ہیں اور نذر و نیاز فاتحہ کرتے ہیں؟

جواب:۔ روشن کرنا مہندی حضرت سیّد شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا یہ بھی بدعتِ سئیہ ہے اس واسطے کہ جو قباحت تعزیہ داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا اور ثواب اس کا ارواحِ طیبہ کو پہنچان فِی نَفْسِہٖ جائز ہے۔[22] (فتاویٰ عزیزی فارسی، ج ا، صفحہ ۷۵، ۷۶ مطبوعہ دہلی)

(فتاویٰ عزیزی اردو، صفحہ ۱۲۶، مطبوعہ کراچی)

فائدہ:۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ربیع الثانی کو سیّد غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا جائز قرار دیا ہے۔ اہلسنّت وجماعت حضرات بھی گیارہویں شریف میں ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

مزید براں: ملفوظاتِ عزیزی میں تو شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہِ مقدس میں بڑے عُرس بیان فرمائے ہیں۔ ۳ رمضان کو سیّدۃ النساء فاطمۃ الزاہرہ رضی للہ عنہا کا عرس مبارک اور ۱۶ رمضان کو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۲۱ رمضان کو علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی فرمائے ہیں۔ اصل فارسی کی عبارت ملاحظہ ہوں۔

عرس کلاں دریں ماه (رمضان) مبارک اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمه و درشانزدہم عرس حضرت عائشه و حضرت علی بتاریخ نوزدہم زخمی شد ند و درشبِ یکم رحلت فرمودندو عرس نصیر الدین چراغ دہلی۔[23]

عرس ھی عرس: عرس کا لفظ سن کر مخالفین کو شرک و بدعت کا ہیضہ[24] ہو جاتا ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد اَعْرَاس[25] کا ذکر کر کے انکے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور گیارہویں شریف بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس ہے جسے بڑی گیارہویں کہا جاتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا حوالہ جات اُن اولیاء علماء کے عرض کئے جو مخالفین کو مُسَلَّم (تسلیم شدہ) ہیں چند مزید دیگر بزرگوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

علامہ فیض عالم بن مُلاّ جیون علیہ الرحمۃ:

"طعامی که روز عاشوره بروحانیت حضرت امامین شہیدین سیّدی شباب اہل جنت ابی محمدنِ الحسن و ابی عبد الله الحسین تیار میکنند ثوابِ آن برائے خدا نیاز آنحضرت میکنند واز ہمین جنس است طعام یازدہم که عرس غوث الثقلین

---

(21) فتاوی عزیزی، 70/1، 71، مطبع مجتبائی دہلی۔

(22) فتاوی عزیزی مترجم، 188/1، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، 1408ھ۔

(23) ملفوظاتِ عزیزی فارسی، ص 50، مطبوعہ میرٹھ

(24) ہیضہ (Cholera) ایک بیکٹیریل بیماری ہے جو بنیادی طور پر آلودہ پانی یا کھانے کے ذریعے پھیلتی ہے۔ یہ بیماری Vibrio cholerae نامی بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتی ہے اور عام طور پر ان علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے جہاں صفائی کے انتظامات ناقص ہوں۔ (س رضا)

(25) اعراس، عرس کی جمع ہے۔ (س رضا)

کریم الطرفین قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب الربانی سیدنا و مولانا فرد الا فراد ابی محمدن الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی چوں است مشائیخ دیگررا عُرسے بعد سال معین میکردند آنجناب را وربہرما ہے قرارداده اند۔"[26]

(وجیز الصراط فارسی، صفحہ ۸۲)

یعنی عاشورہ کے روز اِمامَینْ شہیدَینْ سیدنا شبابِ اہل الجنتہ ابو محمد حسن اور ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہما کیلئے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پُر فُتُوح کو پہنچاتے ہیں۔ اور اسی قسم میں گیارہویں شریف کا کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین، قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب ربانی سیّدنا و مولانا فرد الا فراد ابو محمد شیخ محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہے۔ دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔

شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمۃ: شاہ ابو المعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفۃ قادریہ، صفحہ ۹۰ پر سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔[27]

علامہ برخوردار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ: علامہ برخوردار مُحَشّیِٔ نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ممالک ہندوسندھ وغیرہ میں آپ کا عرس ۱۱ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع و اقسام کے طعام و فَوَاکہ (پھل) حاضرین علماء اہلِ تصوف، فُقَرَاء اور دریشاں کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نَعْتِیَہ نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اُس عرس شریف میں ارواحِ کاملین کا بھی حضور (نُزول) ہوتا ہے۔ خصوصاً آپ کے جدِ امجد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا ابو الائمۃ الاتقیاء بھی تشریف لاتے ہیں۔ کما ثبت عند أرباب المکاشفۃ۔[28] (سیرتِ غوث اعظم، صفحہ ۲۷۵)

علامہ برخوردار مُحَشّیِٔ نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ لطیف "سیرت غوثِ اعظم" کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی ہے کہ: "پیر عبد الرحمن نے اسکی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیرانِ پیر غوثِ الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ہر گیارہویں کو حضرت سید الانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لئے غوثِ اعظم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے چونکہ شیدائی بتقلید و اطاعت آنجناب گیارہویں کرتے ہیں[29]۔ چونکہ یہ انتساب بآں عالی جناب تھا۔ فلہٰذا البطراق (تسبیح فاطمہ) گیارہویں حضرت پیرانِ پیر مشہور ہوئی"[30] (حاشیۃ سیرتِ غوث الا عظم، صفحہ ۲۷۶)

داراشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہ الرحمۃ: داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء، صفحہ ۷۲ میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الاصفیاء فارسی، جلد ا، صفحہ ۹۹" میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عرس اور گیارہویں شریف کے جواز کے متعلق فرمایا ہے۔[31]

---

(26) وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط، مسئلہ 9 در بیان عرس حضرت غوث الثقلین، صفحہ نمبر 83، در مطبع مصطفائي واقع لاہور.

(27) تحفۃ القادریۃ (مترجم)، صفحہ نمبر 105، قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور، 2004ء.

(28) غوثِ اعظم، صفحہ نمبر 275، زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور۔

(29) "حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید (پیروی) اور اطاعت (فرمانبرداری) کے سبب آپ کے چاہنے والے (محبت کرنے والے) ان کے ساتھ شدید محبت رکھتے ہیں۔" یہ جملہ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور ان کے پیروکاروں کی محبت کو بیان کرتا ہے۔ (س رضا)

(30) غوثِ اعظم، صفحہ نمبر 276، زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور۔

(31) سفینۃ الاولیاء (مترجم)، غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی، سفحہ نمبر 72، مدنی کتب خانہ چوک گنپت روڈ لاہور۔
خزینۃ الاصفیاء (مترجم)، شیخ سید عبد القادر جیلانی، 164/1، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ: دیوبندی اکابر کے پیر و مُرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی گیارہویں شریف اور بزرگانِ دین کے عرس مبارک کے متعلق فرماتے ہیں:

"پس یہ ہیئتِ مُروّجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوثِ پاک قدس سرہٗ کی دسواں، بیسواں، چہلم، شمشاہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندری رحمۃ اللہ علیہ اور حلوائے شبِ برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔"[32] (فیصلہ ھفت مسئلہ، صفحہ ۸، مطبوعہ دیوبند)۔

فائدہ: حاجی امداد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ کو اہلحدیث کے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں آسمانِ ملت پر دینِ ہدیٰ کے درخشندہ ستارے، دنیائے علم و ادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔(الاعتصام لاہور، صفحہ ۷، ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

انتباہ: ممکن ہے غیر مقلد حاجی امدا اللہ مہارجر مکی کی نہ مانیں لیکن دیوبندیوں کو تو ضرور ماننا چاہیئے کیونکہ آپ ان کے پیر و مرشد ہیں اور مرشد کا گُفتہ (کہا ہوا) "گفتہ اللہ بود"[33] مُسَلَّم (متفق) قاعدہ ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اس مُرشد کی بھی نہیں مانیں گے بلکہ اس مرشد کی مانیں گے جو ان جیسوں کا بڑا مُرشد ہے۔

واہ ابنِ تیمیہ (علیہ ما علیہ): نجدی اور غیر مقلدین وہابی اور بعض دیوبندی ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام مانتے ہیں بلکہ تجربہ کر لیں جملہ عالمِ اسلام کے علماء اور مجتہدین انکے نزدیک ابنِ تیمیہ کے بالمقابل کچھ نہیں لیکن وہ بھی لنگرِ غوثیہ کیلئے تیس اونٹوں کا بوجھ بھجواتا تھا۔ چناچہ علامہ ابراہیم دوربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

كان العلامة ابن تيمية يرسل من دمشق الشام نذوراًو اعانات للحفرة الكيلانية لأجل الدرس والتدريس والإطعام وذلك في أواخر ربيع الأول وكانت تلك القافلة تحتوي علے ثلاثين بعيراً۔[34] (از نام و نسب صاحبزادہ گولڑوی)

علامہ ابنِ تیمیہ دمشق (شام) سے نذرانے اور لنگر غوثیہ کیلئے ربیع الاوّل کے اواخر تیس اُونٹوں کا بوجھ بغداد بھیجتا تھا۔

گیارھویں شریف: ابنِ تیمیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد دمشق میں پیدا ہوا اور خُوب چمکا۔ ممکن ہے اپنی ذات کو چمکانے کیلئے ابتدائی دور میں یہ کھیل کھیلا ہو ورنہ وہ اولیاء دشمنی بالخصوص حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کیلئے ہمارے دور کے وہابیوں نجدیوں کا امام تھا۔ لیکن یقین مانئے کہ یہ سارا سازو سامان کا قافلہ گیارہویں شریف کیلئے کیونکہ ربیع الاوّل کی آخری تاریخوں سے اونٹوں کا قافلہ دمشق سے چل کر ربیع الثانی کے پہلے ہفتہ میں ہی پہنچ سکتا ہے اور یہی ہفتہ گیارہویں شریف کے لنگر کیلئے سامان جمع کرانے کا ہے۔ دمشق سے بغداد تک جانے والے زائرین فقیر کے تخمینہ کی تصدیق کرینگے جبکہ یہ سفر خود فقیر نے بس کے ذریعہ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ پہلے ہفتہ میں کیا ہے۔ دمشق سے بغداد تک صحراہی صحرا اور بیابان علاقہ جات کہ اب بس ائرکنڈیشن کے سفر سے ہمارا حال دیدنی (دیکھنے کا) تھا۔ تو انکا سفر کیسے طے ہوتا ہوگا جو صدیوں پہلے پیدل یا اونٹوں وغیرہ کے سفر کرتے تھے۔

---

(32) فیصلہ ہفت مسئلہ، دوسرا مسئلہ فاتحہ مروجہ، صفحہ نمبر 31، 32، فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور۔

(33) اللہ کی مرضی اور اسکی وحی کی ترجمانی کرتی ہے۔ (س رضا)

(34) المختصر في تاريخ شيخ الإسلام سيدنا عبد القادر الكيلاني، رقم الصفحة 33. طاهر علاء الدين القادري الكيلاني. 1978م

انکشاف اُویسی غفرلہٗ: ابنِ تیمیہ متلون مزاج (غیر مستقل مزاج) تھا موج میں آیا تو لکھ دیا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے نعل پاک کو نُعیل (تصغیر) کہنا اور مدینہ کی گرد وغبار کی توہین کفر اور قائل واجب القتل ہے اس پر "الصارم المسلول" ایک ضخیم کتاب لکھ دی پھر دماغ خراب ہوا تو لکھ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے۔[35] اس پر عالمِ اسلام کے علماءِ کرام واولیاءِ عظام نے احتجاج کیا تو حکومتِ وقت نے ابنِ تیمیہ کو قید کر دیا اور اسی قید میں ہی مرا۔[36]

تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "ابنِ تیمیہ وعلمائے ملت" اسی متلون مزاجی (غیر مستقل مزاج) کا نتیجہ ہوا کہ ابتداء میں گیارہویں شریف کیلئے اونٹوں کی قطار نذرانہ کے طور پر لنگر غوثیہ میں بھیجتا رہا پھر دماغ خراب ہوا تو کتاب "الوسیلہ" لکھ کر ثابت کیا کہ انبیاء واولیاء کو وسیلہ بنانا شرک ہے۔ وہ زندوں یا مردہ بلکہ مردہ تو خود ہماری دعاؤں کا محتاج ہے پھر وہ ہماری خاک مدد کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

نظم گوھر

جب اپنے غوث پاک کی آتی ہے گیارہویں!	سب کو بہار تازہ دکھاتی ہے گیارہویں
ہوتی ہیں دھوم دھام سے عالم میں مجلسیں	کانوں کو مدحِ غوث سناتی ہے گیا رہویں
اجر عظیم اہلِ مجلس کو ملتے ہیں	رحمت خدائے پاک کی لاتی ہے گیارہویں
کیسے تزک سے ہوتی ہیں ہر سمت محفلیں	منکر کو بد بہ یہ دکھاتی ہے گیارہویں
ہوتا ہے ہر مرید کا کیا باغ باغ دل	گل گلشن جماعت دکھاتی ہے گیارہویں
مشتاق دل میریدوں کا ہوتا ہے شادماں	مثلِ عروس جلووہ دکھاتی ہے گیارہویں
گوھرؔ بنا قصیدہ سنانے کا ہے تو شوق	لیکن یہ دیکھنا ہے کب آتی ہے گیارہویں
بگوابے اہلِسنّت روز شب از صدق ایقانی	اغثنا یارسول اللہ ! مددا!! اے شاہِ جیلانی

فائدہ: مولانا غلام رسول گوہر قصوری مرحوم حضرت امیر الملۃ سیّدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صادق (سچے) مرید تھے نقشبندی ہونے کے باوجود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے رسالہ انوار الصوفیہ (قصور) میں تحقیقی مضامین سپرد قلم فرماتے تھے۔ گیارہویں پر بہترین رسالہ لکھا اس رسالہ میں فقیر نے انکے مضامین بھی سپرد قلم کئے ہیں۔ **فجزاہ اللہ خیر الجزاء**

گیارھویں کیا ھے؟ رسالہ ہٰذا کی ابتدا میں فقیر نے عرض کیا ہے کہ گیارہویں دراصل وہی ایصالِ ثواب ہے جو قرآنِ مجید احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جسے حضورِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نام تبدیل کیا گیا ہے۔ اور قاعدہ عرض کیا ہے کہ شے کا نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا مثلاً حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تعلیم گاہ کا نام صُفہ تھا اور اب اسکے کئی نام ہیں۔ مدرسہ، مکتب، اسکول وغیرہ وغیرہ۔

(35) مجموع الفتاوی لابن تیمیة , 26/27_28 , مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف المدينة المنورة السعودية , 1425 ھ 2004 م.

(36) ترجمة ابن تیمیة للشیخ تقي الدين السبكي , رقم الصفحة 24 , دار أصول الدين.

اور یہ گیارہویں بھی وہی ایصالِ ثواب ہے اسکا طریقہ ہر جگہ اکثر یونہی ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیدت و محبت رکھنے والے بتقاضائے عشق و محبت گیارہویں کے دن یا اس سے اوّل یا بعد کو محفل گیارہویں کو زیب و زینت بخشتے ہیں۔ اور آپ کا تذکرہ مَنْظُوماً و مَنْثُوراً کرتے ہیں۔ اور واعظین وعظ فرماتے اور نعت خوانانِ خوش اِلحان نعتیں پڑھتے ہیں اور سب حاضرینِ محفل ادب سے بیٹھتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں اور آخیر میں نیاز تقسیم کرتے ہیں۔ اور کبھی بغیر محفل جمائے ویسے ہی ختم دلاتے ہیں۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا فرمایا کہ **"دوم آنکه بهیئتِ اجتماعیه مردمان کثیر جمع شونه و ختمِ کلام الله کنند و فاتحه بر شیرینی یا طعام نموده تقسیم درمیان حاضران نمایند ایں قسم معمول درزمانه پیغمبر خدا و خلفاے راشدین نبود اگرکسے ایں طور بکند باک نیست زیرا که دریں قسم قبح نیست بلکه فائده احیا و اموات راحاصل میشود"**۔ (فتاویٰ عزیزی، صفحہ ۴۰)

ہر سال ایک مُعَیَّنْ تاریخ پر بزرگوں کی قُبور کی زیارت کے واسطے جانے کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ، بزرگوں کی زیارت کیلئے جانے کی تین صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ ایک یا دو شخص عام لوگوں کی اجتماعی ہیئت کے بغیر بزرگوں کی قبور پر محض زیارت اور استغفار کیلئے جائیں، اس قدر از روئے روایات ثابت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بہت لوگ ہیئتِ اجتماعیہ کے ساتھ جمع ہوں اور کلام شریف کا ختم شریف کریں اور مٹھائی طعام پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کریں، یہ قسم پیغمبرِ خدا اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں عمل نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص اس طرح کرے تو مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔[37]

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ اسی طرح اگر کوئی شخص بہت سے لوگوں کو جمع کرے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کلام اللہ شریف کا ختم کرکے یا وعظ شریف کروا کر یا درود شریف پڑھوا کر نعت خوانی کروا کر مٹھائی یا کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرینِ محفل میں تقسیم کرے تو حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے بلکہ اس میں زندوں اور مُردوں کا فائدہ ہے۔ زندوں سے پوچھئے کہ گیارہویں شریف کرنے سے کتنی برکتیں ہوتی ہیں تفصیل کیلئے فقیر کا رسالہ مطبوعہ "برکات و فضائل گیارہویں شریف" پڑھئے۔ اور عام مُردوں کے یوں فائدہ نصیب ہوتا ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ جملہ مومنین و مؤمنات کیلئے جو فوت ہو چکے ہیں دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ اور زندوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کیلئے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اسکے علاوہ انہوں نے وعظ شریف اور نعت خوانی سُن کر اور علماء و مشائخ کی جو اس پاک محفل میں آئے ہیں زیارت کرکے ثوابِ عظیم حاصل کیا اور ایسی نیک محفلوں میں بیٹھنا بھی بڑی سعادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے،

" هم القوم لا يشقى بهم جليسهم "[38]

(صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل مجالس الذكر، الجزء ۱۳، الصفحة ۱۹۶، الحديث ۴۸۵۴)

یعنی وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں رہتا۔

(37) فتاوی عزیزی، 38/1، مطبع مجتبائی دہلی۔

(38) صحيح مسلم، كتاب العلم، باب فضل مجالس الذكر، رقم الحديث 2689، 2069/4، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه القاهرة، 1374 هـ 1955 م.

حضور ﷺ نے فرمایا، "جنت میں سرخ یاقوت کے سُتون ہوں گے ان کے دروازے کھلے ہوں گے وہ اس طرح روشن ہوں گے جس طرح ستارے آپ سے پوچھا گیا یارسول ﷺ! ان میں کون رہیں گے؟ آپ نے فرمایا" جو ایک دوسرے سے محض اللہ ہی کے واسطے ملتے ہیں اور محبت کرتے ہیں"۔[39] طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی زیارت کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اسے رخصت کرتے ہیں اور اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں[40] اگر کوئی کسی نیک مجلس میں بیٹھتا ہے تو ایسی دس بُری محفلوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔[41]

فائدہ: گیارہویں شریف کی مجلس جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کے اولیاء کے احوال بیان کئے جاتے ہیں۔ درود شریف پڑھا جاتا ہے، نعت خوانی ہوتی ہے۔ اہلِ ایمان اللہ ہی کیلئے ایک جگہ پر محبت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اس میں آنے والوں کو کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہو گا؟ یہ تو وہی سمجھ سکتے ہیں جنہیں اولیاءِ کرام سے عقیدت ہے لیکن جنہیں اولیاء کرام سے بُغض و عِنَادْ(دشمنی) ہے انکا حال دورِ حاضرہ میں کسی سے مخفی(چھپی) نہیں ہزاروں واقعات ہر سُنّی مسلمان کے سامنے وہابیوں، دیوبندیوں کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔ ایک واقعہ حضرت امیر الملۃ سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ملاحظہ ہو۔

فرمایا کہ میں ایک دفعہ حیدرآباد میں تھا، سُنا کہ ایک شخص نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرکے بریانی پکا کر لوگوں کو کھلائی اور پڑوسی کے مکان میں بھی کچھ کھانا بھیج دیا، پڑوسی کا مرد گھر پر نہ تھا اسکی عورت نے کھانا لے لیا جب مرد واپس آیا تو مرد سے بیان کیا کہ پڑوسی نے کھانا بھجوایا ہے، مرد نے دریافت کیا کہ کس قسم کا کھانا ہے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کا کھانا ہے، پڑوسی مرد نے یہ سنتے ہی اس کھانے کو جو عمدہ قسم کی بریانی تھی اپنے گھر کے باہر "موری غلاظت"[42] کی بہتی تھی اس میں لیجا کر پھینک دیا، نہ صرف پھینک دیا بلکہ جوتہ سے روند ڈالا اور کہا کہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا اس لئے یہ کھانا تو خنزیر سے بھی زیادہ پلید ہو گیا اور کھانے کے لائق نہ رہا۔ اب اس بارے میں مسئلہ سُناتا ہوں غور سے سنو! پنجاب میں ایک دن گھوڑے پر سوار کسی گاؤں کو جارہا تھا۔ راستہ میں ایک زمیندار نے ایک کھیت سے آکر میرا گھوڑا روک کر کہا کہ مسئلہ سمجھادو، میں نے کہا کونسا؟ اس نے کہا رات کو ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا، اس نے ساری رات ہماری نیند خراب کی اور یہی کہتا رہا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے کیا یہ سچ ہے؟ میں نے کہا کہ یہ کھیت کس کا ہے کہنے لگا میرا ہے اسکے ساتھ ایک بچہ بھی تھا میں نے دریافت کیا یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہا میرا ہے اسکے ساتھ بیل بھی تھے۔ مین نے پوچھا یہ بیل کس کے ہیں؟ اس نے کہا میرے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی کے کہنے کے مطابق تیرا کھیت تجھ پر حرام ہو گیا اور تیرا بچہ بھی حرام کا ہوا اور تیرے بیل بھی تیرے لئے حرام ہو گئے۔ اس وجہ سے ان پر تیرا نام آیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا میں نے مسئلہ سمجھ لیا ہے میں نے اس سے کہا کہ اس سے آگے بھی سمجھ لے اس مولوی سے میری طرف سے پوچھو کہ اسکی ماں پر کس کا نام پکارا جاتا تھا، رب کی جورو پکاری جاتی تھی یا اس کے باپ

---

(39) مشكاة المصابيح, كتاب الآداب, باب الحب في الله ومن الله, الفصل الثالث, رقم الحديث 5026, 1398/3, المكتب الإسلامي بيروت, الطبعة الثالثة, 1985.

(40) المعجم الأوسط, باب الميم, من اسمه موسى, رقم الحديث 8320, 176/8, دار الحرمين القاهرة, 1415 ھ 1995 م.

(41) الفردوس بمأثور الخطاب, باب الألف, رقم الحديث 583, 158/1, دار الكتب العلمية بيروت, الطبعة الأولى, 1406 ھ 1986م.

(42) "موری غلاظت" "عام طور پر نالی یا گٹر میں جمع ہونے والی گندگی یا کوڑا کرکٹ کو کہتے ہیں۔ یہ مختلف قسم کے فضلے پر مشتمل ہو سکتی ہے، جیسے کہ کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے، کیچڑ، یا دیگر غیر ضروری مواد جو نکاسی آب کے نظام میں پھنس جاتا ہے۔(س رضا)

کی جورو، یادرکھو کہ کوئی چیز کسی انسان پر حلال نہیں ہوتی، جب تک اس چیز پر اللہ کے بغیر کسی اور چیز کا نام نہ آئے، نکاح اسی غیر اللہ کے نام کے آنے کا نام ہے ورنہ کسی لڑکی کو اللہ کی بندی کہہ دیا جائے اور کسی کے نام سے اس کو مُقیّد نہ کیا جائے وہ کسی پر حلال نہیں ہو سکتی۔[43] (ملفوظاتِ امیر ملت، صفحہ ۱۳۳، مطبوعہ قصور)

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف کا مطلب یہ ہے کہ حلال، پاک چیز از جنسِ ماکول و مشروب (کھانے پینے والی چیزوں سے) تیار کر کے فقرا و مساکین وَغَیرُھُم، کو کھلا پلا کر اس کا ثواب حضورِ پُرنور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔

گیارھویں کی وجہ تسمیہ:

(۱) کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ، المعروف بتحفۃ الابرار، صفحہ ۲۹ میں بحوالہ تکملہ ذکر الاصفیاء گیارہویں کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ آپ ہر ماہ میں گیارہ تاریخ چاند کو عرس رسالت مآب ﷺ کیا کرتے تھے اس وجہ سے گیارہویں آپ کے نام سے مشہور ہے۔

(۲) انوار الرحمن (فارسی) مطبوعہ لکھنؤ، صفحہ ۹۷ میں ہے جب کسی جانور یا چیز پر کسی بزرگ، نبی یا ولی کا نام لیا جائے مثلاً پیر کا بکرا، اسماعیل کی بھیڑ، عبدالجبار کا دُنبہ، غوثِ پاک کا دُنبہ، غوث اعظم کی گیارہویں تو اس جانور کو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جائے اور بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کی کھاویں پیویں تو وہ حلال اور طیب ہے اور وہ چیز بابرکت ہو جاتی ہے اور خوش اعتقاد کی روحانی، جسمانی بیماریاں اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ پیر کا بکرا اور اسماعیل کا دُنبہ کہنے وہ حرام نہیں ہو جاتے، جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام جو کافر لوگ بُتوں کے نام سے منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا وہ حلال ہیں، ان میں حرمت کدھر سے آگئی؟ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کیا گیا وہ حلال طیب ہیں۔ خداوند تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے "فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ" (پارہ ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۸) ﴿ترجمہ: تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔﴾

ہاں اگر بوقتِ ذبح پیر صاحب یا کسی اور شخص کا نام لیکر خواہ وہ بُت ہو یا دَیُوی وغیرہ، ذبح کیا جائے وہ حرام ہے اور "وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ" (پارہ ۶، سورۃ المائدۃ، آیت ۳) ﴿ترجمہ: اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔﴾ کا یہی مطلب ہے جس کی تفسیر قرآنِ مجید نے "وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ" (پارہ ۶، سورۃ المائدۃ، آیت ۳) ﴿ترجمہ: اور جو کسی تھان[44] پر ذبح کیا گیا۔﴾ سے کی ہے یعنی جو جانور بتوں کا نام لیکر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک "اعلاءِ کلمۃ اللہ" کا مطالعہ کیجئے یا دیکھئے فقیر کا رسالہ "پیر کا بکرا"۔

عقیدت کی دنیا: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "اعلاءِ کلمۃِ اللہ فی بیانِ ما اھل بہ لغیر اللہ" میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بکرا گیارہویں شریف کیلئے پرورش کرتے تھے اور سال بھر اس کو خوب کھلاتے پلاتے اور ازراہِ محبت اسے اپنی بغل میں لیتے اور اس کو چومتے اور فرماتے "اُویت پیر دیالیلیا!" لیلا بکری کے نوعمر بچے موٹے تازے کو کہتے ہیں یعنی اے وہ پیر کا بکرا کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سگِ درگاہِ مراں شوچوں خواہی قربِ ربانی!   کہ بر شیراں شرف دارند سگِ درگاہ جیلانی!

---

(43) ملفوظاتِ امیر ملت، صفحہ نمبر 123، 124، نذیر پرنٹنگ ورکس کراچی، طبع سوم۔

(44) "نصب" کا مطلب کسی چیز کو مقرر کرنا، قائم کرنا، یا کسی جگہ پر رکھ دینا ہوتا ہے۔ اگر اسے "تھان" کے مفہوم میں لیا جائے تو یہ اس تصور سے جڑا ہے کہ کوئی چیز (خاص طور پر بت یا علامت) کسی جگہ پر مستقل طور پر رکھ دی گئی ہو، جیسے: دیوتا یا بت کے حوالے سے: کسی جگہ پر عبادت کے لیے بت یا علامتی شے کو "نصب" کیا جانا، جو لوگوں کے عقائد یا عبادات کا مرکز ہو۔ مثال: "بت کو عبادت گاہ میں نصب کیا گیا۔"

یونہی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ جو آپ کی گیارہویں کی عقیدت کے بارے میں ہے۔ قابلِ تقلید (پیروی کے قابل) ہے اسکی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسال "امام احمد رضا کا درسِ ادب" مطبوعہ کراچی۔

(۳) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الآخر کو ہوا چناچہ "تفریح الخاطر" شریف میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کے متعلق لکھا ہے: وتوفي في ليلة الإثنين بعد صلاة العشاء إحدى عشرة من ربيع الثاني سنة خمسمائة إحدى وستين[45]

(تفریح الخاطر، صفحہ ۱۲۹)

یعنی اور آپکا وصال شریف سوموار کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ ربیع الا الثانی ۵۶۱ھ کو ہوا۔

اور قاعدہ ہے کہ جس تاریخ میں کسی بزرگ ولی اللہ کا وصال ہوا اس میں (ایصالِ ثواب کرنے سے) خیر اور برکت اور نورانیت اکثر اور وافر ہوتی ہے۔ مگر دوسرے دنوں میں وہ خیر وبرکت ونورانیت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ چناچہ "وقد ذكر بعض المتأخرين من مشائخ المغرب أن اليوم الذي وصلوا فيه إلى جناب العزة وحظائر القدس يرجى فيه من الخير والكرامة والبركة والنورانية أكثر وأوفر من سائر الأيام۔"[46] (ماثبت بالسنۃ، صفحہ ۲۹)

یعنی مشائخِ مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ ولی اللہ درگاہ الٰہی اور جنت میں پہونچے اسی دن خیر وبرکت اور نورانیت کی اُمید دیگر دنوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور آداب الطالبین میں ہے:

إِذَا أَرَدْتَ أَن تَتَّخِذَ وَلِيمَةً فَٱجْتَهِدْ بِإِدْرَاكِ يَوْمِ مَوْتِهِ وَٱلسَّاعَةِ ٱلَّتِي نُقِلَتْ فِيهَا رُوحُهُ، لِأَنَّ أَرْوَاحَ ٱلْمَوْتَىٰ فِي أَيَّامِ ٱلْأَعْرَاسِ تَكُونُ فِي ذَٰلِكَ ٱلْمَوْضِعِ فِي تِلْكَ ٱلسَّاعَةِ. فَيَنْبَغِي أَنْ يُطْعَمَ ٱلطَّعَامُ وَٱلشَّرَابُ فِي تِلْكَ ٱلسَّاعَةِ. فَإِنَّ بِذَٰلِكَ تَفْرَحُ أَرْوَاحُهُمْ، وَفِيهِ تَأْثِيرٌ بَلِيغٌ. فَإِذَا أُحْضِرَتْ أَوْ مِنَ ٱلْمَأْكُولَاتِ وَٱلْمَشْرُوبَاتِ، يَفْرَحُونَ وَيَدْعُونَ لَهُمْ، وَإِلَّا فَيَدْعُونَ عَلَيْهِمْ

یعنی جب تو کسی ولی اللہ یا اللہ کے نیک بندے کا ختم دلانا چاہے تو اسکے انتقال (وصال) کے دن اور اس ساعت (لمحہ) کا خیال رکھ کیونکہ موتی (فوت شدگان) کی روحیں ہر سال ایامِ اعراس (عرس کے دنوں میں) اس مکان میں اسی ساعت (لمحہ) میں آتی ہیں، جب تو اس دن اس ساعت (لمحہ) کھانا کھلائے گا اور پانی پلائے گا اور قرآنِ کریم اور درود شریف اور صحیح اور مؤدب کلام باشرع حضرات سے بہ حسنِ صورت پڑھوا کر ایصالِ ثواب کریگا تو ان کی روحیں خوش ہونگی اور باقی محفل اور صاحب خانہ کیلئے دعاء خیر کریں گی اور اس تاریخ اور ساعت (لمحہ) میں ایصالِ ثواب کرنے میں تاثیرِ بلیغ ہے۔ اگر اس کا عکس ہو گا یعنی بے نماز، بے دین، تارکِ سنّت، گستاخ، بیہودہ اور لایعنی کلام پڑھنے والے ہوں گے تو وہ مقبولِ خدا بدعا کریں گے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: یہی وجہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ سال کے ابتداء میں ہر سال شہدائے اُحد کے مزارت پر تشریف لے جاتے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا یہی حال رہا پھر تابعین سے تاحال اہلسنّت کے علماء مشائخ کے اعراس یومِ وصال میں پابندی سے کئے جارہے ہیں۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ صاحب عرس کی یومِ وصال خصوصی توجہ سے ہوتی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "عرس کا ثبوت" میں۔

---

(45) تفريح الخاطر في ترجمة الشيخ عبد القادر، المنقبة التاسعة والستون في وفاته، رقم الصفحة 71.

(46) ماثبت من السنة في أيام السنة، شهر ربيع الآخر، رقم الصفحة 198، دار الكتب العلمية بيروت، 1439ھ 2018م.

گیارھویں والا رضی اللہ عنہ: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ گیارہویں کے دن آنے والی شب بارہویں کی مناسبت سے نہایت شان و شوکت سے رسول اکرم ﷺ کی نیاز پکا کر فقراء و مساکین کو کھلاتے زندگی بھر یہی طریقہ بالالتزام رہا اور اَعِزہ و اَقارِب کو اس کے قائم رکھنے کی وصیت کی اسی معنی پر سرکارِ بغداد غوثِ اعظم رضی للہ عنہ "گیارہویں والے" کے نام سے مشہور ہوگئے۔ اور خود گیارہویں ان کے نام سے مشہور ہوئی۔

(۵) چناچہ مولانا گوہر مرحوم کریم بخش مرحوم کے حوالہ سے عبارت ذیل نقل فرمائی:

"درخواں آوردہ است حضرت غوث الثقلین رضی االلہ عنہ درکتا ب مسئلہ معلوم نمود کہ سرورِکائنات ﷺ یازدہم ماہ ربیع الاول رحلت فرمودہ بودپس بریں و تیرہ نیازیازدہم نیازآنحضرت ﷺ طعام پختہ بمسکیناں خوراندے تا زندگی حیاتِ خودزیں وظیفہ گا ہے شک نیازوردورحلت بریں وصیت کرد"۔ (رسالہ گیارہویں شریف، مطبوعہ قصور)

فائدہ: یہ چند وجوہ گیارہویں کی تسمیہ (گیارہویں نام رکھنے) کے فقیر کے میسر ہوئے۔ ممکن ہے اور وجوہ بھی ہوں لیکن حق کے مُتلاشی کیلئے اتنا کافی ہے۔ ہاں منکر ضدی کیلئے ہزار وجوہ بھی بے سود (بے کار) ہیں۔

وصالِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ تاریخ ۱۱ کے نکات

ہر محبوبِ خدا کے وصال کا دن ہزاروں برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور پیروں کے پیر سیّدنا محی الدین دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تو جملہ اولیاء کرام کے سرادر ہیں انکے وصال کے دن کی برکات کا کیا کہنا۔ اس تاریخ ۱۱ کے چند عجیب نکات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حدیث شریف میں ہے: وَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ(47) (صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار)

یعنی اللہ تعالیٰ طاق (ایک) ہے اور طاق (بے جوڑ) کو پسند رکھتا ہے۔ گیارہ کا عدد اس لحاظ سے مُتبرّک ہے۔

(۲) یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے خواب میں دیکھے تھے اور آپ گیارہ بھائی آپ کو ایذاء دینا چاہتے تھے مگر بوجہ گیارہ ہونے کے ایذاء دینے میں ناکام رہے۔

(۳) فتح الربانی کی مجلس، صفحہ ۵۴ میں ذکر ہے کہ سجادے بھی گیارہ ہیں۔

(۴) تفسیر عزیزی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سِحر (جادو) کئے دھاگے پر گیارہ گرہیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دفعیہ کیلئے گیارہ آیتیں معوذتین (سورہ فلق وناس) کی نازل فرمائیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے 9x11=۹۹ نام ہیں اس طرح رسول اکرم ﷺ کے 9x11=۹۹ نام ہیں۔

(۵) غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وقت میں گیارہ ہزار گیارہ سو اولیاء ہوئے ہیں۔ (فتح العزیز)

(۶) صلوٰۃ الاسرار یا نمازِ غوثیہ میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلنا تعلیم فرمایا گیا ہے۔(48) (ازہار الانوار)

فائدہ: اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے فقیر کا رسالہ "گیارہ قدم" پڑھئے۔

(۶) گیارہویں تاریخ بہت بڑے اعلیٰ امور کی یادگار ہے حضرت علامہ عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

---

(47) صحيح مسلم, كتاب الذكر والدعا والتوبة والاستغفار, باب في أسماء الله تعالي وفضل من أحصاها, رقم الحديث 2677, 2062/4, مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه القاهرة, 1374 ھ 1955 م.

(48) أزهار الأنوار من صبا صلاة الأسرار, ص637, اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

لأن الله أكرم فيه جماعة من الأنبياء عليهم الصلاة والسلام اصطفى آدم ورفع إدريس واستوت سفينة نوح على الجودي يوم عاشوراء واتخذ الله إبراهيم خليلا يوم عاشوراء وغفر الله لداود يوم عاشوراء ورد الله على سليمان ملكه فيه وتزوج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وخلق الله السموات والأرض والقلم وآدم وحواء كل ذلك يوم عاشوراء۔[49]

(نزہۃ المجالس، جلد اوّل صفحہ ۱۷۴، مطبوعہ مصر)

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے اکرام کیا انبیاء کا، اسی تاریخ میں چُنا آدم کو اور اُٹھایا ادریس کو۔ اور ٹھہرا یا سفینہ نُوح کو جُودی پہاڑ پر دن عاشورے کے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بچایا آگ سے دن دسویں کو۔ اور بخشش فرمائی داؤد کی دن دسویں کو اور مُلک (سلطنت) واپس دیا سلیمان کو دن دسویں کو اور نکاح ہوا حضور صَلَّیٰ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے دن دسویں کو اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور قلم کو اور آدم کو اور حوا علیہم السلام کو دن دسویں کو۔

نہ صرف یہ بلکہ بیشمار اور بھی۔ فقیر ایک نقشہ پیش کرتا ہے اس میں واضح ہو گا یہ گیارہ تاریخ میں کیسی کیسی فضیلیتیں اور یادگاریں مخفی ہیں۔

نقشہ دن دسواں اور رات گیارھویں:

تعداد	یادگار	گیارھویں
۱	قلم قدرت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲	لوحِ محفوظ پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳	لوحِ محفوظ پر تقدیرِ عالم لکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴	ساتوں زمینوں کو بنائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵	ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۶	اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش پر غلبہ فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۷	سورج کو پیدا فرما کر روشن کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۸	چاند کو پیدا فرما کر تابانی (روشنی) بخشنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۹	ستاروں کو پیدا فرما کر روشنی دینے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۰	آسمانوں کو چاند ستاروں اور سورج کی زینت ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۱	پہاڑوں کو زمین کی میخیں[50] بنانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۲	سمندروں اور دریاؤں کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

(49) نزهة المجالس ومنتخب النفائس ملتقطاً, باب فضل صيام عاشوراء وصيام الأيام البيض والسود أيضاً, 178/1, المطبعه الكاستلية مصر, 1283ھ.

(50) "زمین کی میخیں" ایک استعارہ ہے جو عام طور پر قرآن پاک میں بیان کیے گئے اللہ کی قدرت اور زمین کے نظام کی استحکام کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ عبارت خاص طور پر پہاڑوں کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے، جنہیں اللہ نے زمین کو مضبوط اور متوازن رکھنے کے لیے پیدا کیا۔ (س رضا)

۱۳	جنت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۴	دوزخ کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۵	حوضِ کوثر کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۶	حوریں پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۷	غِلْمَانْ (جنت کے خادمین) پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۸	فرشتے پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۹	رضوان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۰	جنت کے محلات تعمیر فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۱	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۲	حضرت ادریس علیہ السلام کو مکان بلند ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۳	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارہ ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خلعت خلیلی حاصل کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار کے گلزار بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۷	حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۸	حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا میں راستہ بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کے دریا میں غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۲	حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۴	حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۵	حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کے روزہ رکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۶	حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ملاقات کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۷	دن دسواں اور رات گیارہویں	دن دسواں اور رات گیارہویں

۳۸	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۹	حضرت حوا رضی اللہ عنھا کی پیدائش کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۰	زندگی کو زندگی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۱	موت کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۲	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبحِ عظیم کا لقب ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۳	ذبیح اللہ کا کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۴	شیطان کی ناکامی و نامرادی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۵	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۶	حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتٰی کا مقام ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۷	نواسۂ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شہادت کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حقیقی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۹	یزید پلید کی حقیقی موت کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۰	خدا کی رحمتوں کے نزول کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۱	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں پکانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۲	بیت اللہ کا حج قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۳	قربانی دینے کا پہلا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۴	ارکانِ حج ادا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۵	بارگاہِ خداوندی میں دعائیں قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

فائدہ: دسویں دن اور گیارہویں رات کی فضیلتوں اور خصوصیتوں کا اگر پوری تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ہزاروں صفحات میں نہیں سَما سکتی مختصر طور پر پانچ گیارہویاں یعنی پچپن خصوصیتوں کا اجمالی خاکہ پیش کر دینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔[51] (گیارہویں صائم)

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف اہلِسنّت و جماعت کے علماء و اولیاء کے نزدیک نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ مُسْتَحْسَنْ اور مُفْضِیْ اِلیٰ الْخَیْرِ الْکَثِیْرْ (خیرِ کثیر کی طرف لیجانے والا) ہے۔ گیارہویں شریف کرانے والے بدعتی نہیں بلکہ ان کو بدعتی کہنے والے بدعتی ہیں اس لئے اہلِسنّت و جماعت کو

(51) گیارہویں شریف از صائم چشتی، صفحہ نمبر 310_312، چشتی کتب خانہ لائل پور۔

حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں اور صحابہ کے زمانہ میں کسی نے بدعتی نہیں کہا۔ اہلسنّت وجماعت کو بدعتی کہنے کی بدعت قُرُونِ اُولیٰ مشہور "بِہابالخیر"[52] کے بعد کی ایجاد ہے اور طُرفہ یہ کہ گیارہویں شریف کا اِنعقاد بہ ہیئتِ کَذَائِیَّہ (دورِ حاضر کے طریقے پر) بدعتِ حَسَنَہ (اچھی بدعت) ہے۔اور ہم کو بدعتی کہنے کی بدعت، بدعت سیئۂ (بُری بدعت) ہے جس سے توبہ کرنی لازم ہے۔ امام عارف باللہ سیّدی عبد الغنی النابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۂ ندیہ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:"نیک بات اگرچہ بدعت وناپید ہو اس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائیگا اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے نیک بات نیک نیتی سے نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنّت فرمایا اسی ارشادِ اقدس میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اس نے ہی وہ نیک بات پیدا کی ہو اس کی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا ادب کی بات یا کچھ اور۔"[53]

حضرت امام عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ثابت ہوا کہ گیارہویں بھی ایک نیک بات ہے جس سے مقصود اِطعَامِ طعام (کھاناکھلانا) اور ایصالِ ثواب اور تبلیغِ دین اور درود خوانی اور ذِکرو اَذکار اور تعلیم پند ونَصائح (وعظ ونصیحت) اور بہت سے مسلمانوں کا ایک جگہ مل کر بیٹھنا اور عُلَماء وصُلَحاء کی زیارت کرنا اور حصولِ ثواب کی نیت سے اِنْفَاقِ مال (مال خرچ کرنا) کرنا قُلوب میں اثر ورِقّتْ کو لینا ہے۔ لہٰذا گیارہویں شریف بھی وہ بدعت ہے جس پر سنّت کا اطلاق صحیح ہے، گیارہویں شریف کے مُسْتَحْسَنْ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب قرآن شریف پڑھنا، وعظ کرنا، اِطْعَامِ طعام، کسی چیز کا صدقہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پڑھنا، یہ سارے اُمور فرداً فرداً جائز اور مستحب ہیں۔ تو ان کو ایک دن اور ایک مقررہ وقت میں جمع کرنے میں تو حُرمَتْ (حرام) کہاں سے آگئی، یاد رکھئے جو چند اُمور الگ الگ جائز ہوں وہ بصورتِ جمع بھی جائز ہیں۔ جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہٗ "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں: فإن أفراد المباحات إذا اجتمعت كان ذلك المجموع مباحا[54]

(إحياء علوم الدين، بيان الدليل على إباحة السماع، الجزء ٢، الصفحة ١١١)

یعنی مباح اشیاء کا مجموعہ بھی مباح ہوتا ہے۔

مزید دَلائل فقیر کے رسالہ "گیارہویں کا ثبوت" میں پڑھئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

(۲۲ جمادی الاوّل ۱۴۲۱ھ، ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء) (بروز جمعرات صلوٰۃ الظہر)

☆......☆......☆

---

(52) قرونِ اولیٰ (ابتدائی دور) میں مشہور شخصیتوں کو "بہابالخیر" یا اچھے القابات سے یاد کیا جانا اس وقت کے تہذیبی و اخلاقی رجحانات کا حصہ تھا۔ اسلامی تاریخ میں خاص طور پر قرونِ اولیٰ کے مسلمان، جیسے صحابۂ کرام اور تابعین، اپنے کردار، عبادت، عدل، اور حق گوئی کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ (س رضا)

(53) الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، الباب الأول، الفصل الثاني في أقسام البدعة، 333/1، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، 1432ھ 2011م.

(54) احياء علوم الدين، ربع العادات، كتاب آداب السماع والوجد، 273/2، دار المعرفة بيروت.